Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

LINGUISTIC CHANGES IN THE URDU LANGUAGE AND THEIR IMPACT: A CRITICAL ANALYSIS

اردو زبان میں لسانیاتی تبدیلیوں اور ان کے اسباب کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Shahabuddin
Lecturer in Urdu, Department of Urdu, Islamia College Peshawar
shahabuddin@icp.edu.pk
Dr. Taqwim ul Haq
Lecturer in Urdu, Department of Urdu, Islamia College Peshawar
taqwimulhaq@icp.edu.pk
Dr. Muhammad Sulaiman
Lecturer in Urdu, Department of Urdu, Islamia College Peshawar
sulaiman@icp.edu.pk

Abstract:
The Urdu language has undergone significant linguistic changes over time due to various social, cultural, political, and technological factors. This article explores the historical background of Urdu and the influence of different civilizations and languages, including Persian, Arabic, Turkish, and Hindi, on its development. The rise of technology, globalization, and international communication has further accelerated these changes, introducing new vocabulary and expressions while simultaneously challenging the purity and structural integrity of the language. Positive effects of these changes include the expansion of the Urdu lexicon, increased global recognition, and adaptability to modern communication platforms. However, the negative impacts, such as grammatical distortions, the rise of Roman Urdu, and the decline of traditional script, pose serious challenges to the language's authenticity. The study emphasizes the need for educational and technological reforms to preserve the core identity of Urdu while embracing modern linguistic trends. Collaborative efforts from governments, educational institutions, and media platforms are essential to ensure the continued growth and global presence of the Urdu language.

Keywords: *Urdu Language, Linguistic Changes, Globalization, Roman Urdu, Language Preservation, Technological Impact*

تعارف

اردو زبان برصغیر پاک و ہند میں پیدا ہونے والی ایک ایسی زبان ہے جو مختلف لسانی، ثقافتی اور تہذیبی اثرات کا نتیجہ ہے۔ اردو کی بنیاد ہند آریائی زبانوں پر ہے، جس میں فارسی، عربی، ترکی اور مقامی زبانوں کے الفاظ شامل ہو کر ایک منفرد زبان کی صورت اختیار کر گئے۔ اردو زبان کا آغاز دہلی اور اس کے گرد و نواح میں ہوا، جہاں مختلف قوموں کے میل جول سے یہ زبان پروان چڑھی۔ تاریخ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اردو کا آغاز فوجی چھاؤنیوں میں ہوا، جہاں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے فوجی اپنے خیالات کے تبادلے کے لیے ایک ملی جلی زبان استعمال کرتے تھے، جسے ابتدا میں "ریختہ" کہا جاتا تھا۔ بعد ازاں یہ زبان ترقی کرتی ہوئی دکنی، گجراتی، اور فارسی اثرات کے ساتھ اردو کے نام سے مشہور ہوئی۔ اردو کے معروف شاعر میر امن نے اپنی تصنیف "باغ و بہار" میں اردو زبان کو "زبانِ دہلی" کے نام سے ذکر کیا ہے، جو اس زبان کے جغرافیائی پس منظر کو واضح کرتا ہے[1]۔ معروف محقق ڈاکٹر مسعود حسین خان کے مطابق، اردو زبان نے صدیوں کے سفر میں اپنے اندر مختلف تہذیبوں اور زبانوں کے الفاظ کو سمونے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا، جس نے اسے ایک وسیع اور موثر زبان بنا دیا۔

اردو زبان اپنے مخصوص تہذیبی پس منظر اور ادبی روایات کے باعث نہ صرف پاکستان کی قومی زبان ہے بلکہ یہ بھارت اور دیگر ممالک میں بھی اپنی جڑیں مضبوط کر چکی ہے۔ اردو زبان کو محبت، امن اور بھائی چارے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں مختلف ثقافتوں اور زبانوں کے الفاظ کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اردو شاعری، نثر، ڈرامہ، اور افسانہ کے ذریعے یہ زبان برصغیر کے عوام کی تہذیبی شناخت کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔ اردو زبان نے اپنی شیرینی، نزاکت اور بیان کے خوبصورت انداز سے کئی ادبی اصناف کو فروغ دیا ہے۔ معروف اردو شاعر مرزا غالب نے اردو کو "دل کی زبان" کہا، جو اس زبان کی جذباتی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اردو زبان نے فلم، ڈرامہ، تھیٹر اور موسیقی میں بھی اپنا منفرد مقام بنایا ہے، جس کی جھلک آج بھی جدید میڈیا میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، اردو زبان برصغیر میں مذہبی، تعلیمی اور سیاسی تحریکوں کا اہم ذریعہ رہی ہے۔ تحریکِ آزادی کے دوران بھی اردو زبان نے عوام کو متحد کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ ممتاز محقق ڈاکٹر جمیل جالبی اردو کو "برصغیر کی تہذیبی زبان" قرار دیتے ہیں جو مختلف ثقافتوں کو جوڑنے والی زنجیر کی مانند ہے[2]۔

[1] مسعود حسین خان، محاکمہ زبانِ اردو، کراچی: مقتدرہ قومی زبان، 1991، ص 45۔

[2] جمیل جالبی، تاریخِ ادبِ اردو، جلد 1، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1984، ص 210۔

لسانیاتی تبدیلیاں کسی بھی زبان کے فطری ارتقاء کا حصہ ہوتی ہیں۔ زبان اپنے گرد و نواح کے سماجی، ثقافتی اور معاشرتی عوامل سے متاثر ہو کر ترقی کرتی ہے۔ الفاظ، جملوں کی ساخت، لہجے، اور تلفظ میں تبدیلیاں وقت کے ساتھ پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لسانیات کے ماہرین کے مطابق، زبان جامد نہیں ہوتی بلکہ مسلسل تغیر پذیر رہتی ہے۔ زبان میں تبدیلی کے اس عمل کو "لسانیاتی ارتقاء" کہا جاتا ہے۔ اردو زبان بھی اس ارتقائی عمل سے گزری ہے، جس میں اس نے مختلف زبانوں سے الفاظ اخذ کیے اور اپنے لہجے اور گرامر میں بھی تبدیلیاں پیدا کیں۔ مثال کے طور پر، انگریزی زبان کے جدید الفاظ جیسے "موبائل"، "انٹرنیٹ" اور "ای میل" اردو زبان میں نہ صرف رائج ہوئے بلکہ یہ عام گفتگو کا حصہ بن گئے ہیں۔ لسانیاتی تبدیلیاں بعض اوقات سماجی ضروریات، سیاسی اثرات، یا ٹیکنالوجی کے فروغ سے پیدا ہوتی ہیں[3]۔ ماہر لسانیات پروفیسر گیان چند جین کے مطابق، "لسانی تبدیلیاں زبان کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، کیونکہ یہ زبان کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں مدد دیتی ہیں۔

اردو زبان نے اپنے ارتقائی عمل میں کئی مراحل طے کیے ہیں۔ پرانے ادوار میں اردو زبان زیادہ تر شاعری، نثر، اور مذہبی کتب تک محدود تھی، تاہم جدید دور میں اس کا دائرہ وسیع ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اردو زبان کو فروغ دینے کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ آج اردو زبان صحافت، فلم، ڈرامہ، اور سوشل میڈیا پر بھی نمایاں طور پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ، اردو بلاگز، وی لاگز، اور پوڈکاسٹ جیسے ذرائع نے اردو زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے اردو زبان میں نئی اصطلاحات کو جنم دیا ہے، جس سے اس کا دامن وسیع ہوا ہے۔ تاہم، ان تبدیلیوں کے نتیجے میں اردو زبان کو کچھ چیلنجز کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے، جیسے رومن اردو کا بڑھتا ہوا رجحان اور مشینی ترجمے کی محدودیت۔ ان مسائل کے حل کے لیے ماہرین نے اردو کی تدریس، نصاب میں بہتری، اور معیاری اردو مواد کی اشاعت پر زور دیا ہے تاکہ اردو زبان اپنی اصل شناخت برقرار رکھتے ہوئے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے[4]۔

اردو زبان میں لسانیاتی تبدیلیوں کا پس منظر

اردو زبان کی ابتدا اور ارتقاء کا عمل صدیوں پر محیط ہے۔ اردو کی بنیاد برصغیر میں مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے باہمی میل جول کے نتیجے میں رکھی گئی۔ اردو زبان کی ابتدا کے حوالے سے مختلف نظریات پائے جاتے ہیں، لیکن زیادہ تر ماہرین

---

[3] گیان چند جین، اردو لسانیات، دہلی: ادارہ فروغ اردو، 1985، ص 85۔

[4] فرمان فتح پوری، اردو زبان کا ارتقاء، کراچی: انجمن ترقی اردو، 2001، ص 132۔

لسانیات کا اتفاق ہے کہ اردو کا آغاز مسلم فاتحین کے برصغیر میں داخلے کے بعد ہوا۔ محمد بن قاسم کی سندھ آمد (711ء) کے بعد عربی اور فارسی کے الفاظ مقامی زبانوں میں شامل ہوئے۔ بارہویں اور تیرہویں صدی میں دہلی اور شمالی ہند میں ترک اور افغان حکمرانوں کی آمد کے ساتھ فارسی زبان کو سرکاری درجہ ملا، جس کے نتیجے میں مقامی بولیوں جیسے کہ کھڑی بولی، برج اور اودھی پر فارسی اور عربی اثرات واضح ہونے لگے۔ دکن میں اردو ادب کا آغاز قطب شاہی دور (1518ء–1687ء) میں ہوا۔ محمد قلی قطب شاہ کو اردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اردو زبان نے اپنے ارتقائی عمل میں عوامی زبان کے طور پر فروغ پایا اور بعد میں اسے ادبی زبان کا درجہ حاصل ہوا[5]۔

اردو زبان کی تشکیل میں مختلف تہذیبوں اور زبانوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ فارسی زبان کا اثر مغلیہ دور میں سب سے زیادہ نمایاں ہوا، کیونکہ مغل حکمرانوں نے فارسی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا تھا۔ فارسی کے اثرات اردو شاعری، نثر، محاورات اور روزمرہ گفتگو میں آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان کا اثر اردو کے مذہبی اور علمی الفاظ میں نمایاں ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے نتیجے میں عربی کے بہت سے الفاظ اردو زبان کا حصہ بن گئے۔ ترکی زبان کے الفاظ بھی اردو میں داخل ہوئے، خاص طور پر مغل دربار اور فوج میں استعمال ہونے والے الفاظ جیسے کہ سپاہی، چاؤنی اور بیرک ترکی زبان سے ماخوذ ہیں۔ ہندی زبان کا اثر اردو پر بنیادی طور پر روزمرہ کے الفاظ اور محاورات میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اردو کی گرامر اور جملے کی تشکیل میں ہندی کا واضح اثر ہے، جو اردو کو ہند-آریائی زبانوں سے جوڑتا ہے[6]۔

مغلیہ دور (1526ء–1857ء) میں اردو زبان کو غیر معمولی ترقی ملی۔ مغل حکمرانوں کے دربار میں فارسی کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا، لیکن عوام میں بول چال کے لیے اردو کا استعمال عام تھا۔ اکبر کے دور میں اردو کو عوامی زبان کے طور پر قبول کیا گیا اور شعری و نثری ادب میں اردو نے اپنی جگہ بنائی۔ ولی دکنی (1667ء–1707ء) کو اردو کا پہلا باقاعدہ شاعر کہا جاتا ہے، جنہوں نے دہلی میں اردو شاعری کو فروغ دیا۔ مغلیہ دور میں میر، سودا، غالب اور ذوق جیسے شعراء نے اردو شاعری کو عروج بخشا[7]۔ اس دور میں اردو نثر میں بھی ترقی ہوئی اور داستان، ناول اور خطوط کے ذریعے اردو کو نئی شناخت ملی۔ مغلیہ دور کے زوال کے ساتھ اردو کو شدید چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، لیکن عوامی سطح پر اردو اپنی مقبولیت برقرار رکھنے میں

SCRR

[5] صدیقی، عبد الستار۔ اردو زبان کی ابتدا۔ لاہور: اردو اکادمی، 2010، ص 45

[6] : نارنگ، گوپی چند۔ اردو زبان اور تہذیب۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2015، ص 67

[7] فاروقی، شمس الرحمن۔ اردو کا کلاسیکی پس منظر۔ دہلی: کتاب محل، 2018، ص 134

کامیاب رہی۔ برطانوی راج(1857ء–1947ء)میں اردوزبان نے ایک نئی صورت اختیار کی۔ 1837ء میں برطانوی حکومت نے فارسی کی جگہ اردو اور ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا، جس کے نتیجے میں اردو کو سرکاری سرپرستی ملی۔ برطانوی دور میں اردو صحافت نے ترقی کی اور پہلے اردو اخبارات اور رسائل منظر عام پر آئے۔ سر سید احمد خان نے اردو کو ایک ترقی یافتہ زبان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ علی گڑھ تحریک نے اردو ادب اور نثر میں جدید رجحانات کو فروغ دیا۔ آزادی کے بعد اردوزبان کو پاکستان میں قومی زبان کا درجہ دیا گیا، جبکہ بھارت میں اردو کو اقلیتی زبان کی حیثیت حاصل ہوئی۔ جدید دور میں اردو کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے عالمی سطح پر مقبولیت ملی ہے۔

لسانیاتی تبدیلیوں کی اقسام

اردوزبان میں صوتیاتی تبدیلیاں زبان کی فطری ارتقائی عمل کا حصہ ہیں۔ الفاظ کی ادائیگی میں تبدیلیاں زیادہ تر علاقائی لہجوں اور بولیوں کے اثرات کے نتیجے میں رونما ہوتی ہیں۔ مثلاً، شمالی ہند اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں اردو کے لہجے میں نمایاں فرق محسوس کیا جا سکتا ہے۔ پنجابی اور پشتو بولنے والے افراد اردو میں اپنی مادری زبان کے اثرات شامل کر دیتے ہیں، جس سے اردو کی صوتیات میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ صوتیاتی تبدیلی کی ایک مثال اردو میں "ق" اور "ک" کی ادائیگی کا فرق ہے، جو مختلف علاقوں میں مختلف انداز میں بولا جاتا ہے۔ اسی طرح انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کے الفاظ کی شمولیت نے اردو کی صوتیات میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں، جیسے کہ "ٹیکنالوجی" اور "کمپیوٹر" جیسے الفاظ کی ادائیگی میں انگریزی کا لہجہ جھلکتا ہے۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن نے بھی لہجے اور ادائیگی پر اثر ڈالا ہے، جہاں بول چال کی زبان میں سادگی اور غیر رسمی پن بڑھ گیا ہے[8]۔

اردوزبان میں صرفی و نحوی تبدیلیاں زبان کے ارتقائی عمل اور جدید طرزِ زندگی کے تقاضوں کے ساتھ رونما ہوئی ہیں۔ جملے کی ساخت میں تبدیلیاں اردو گرامر کے اصولوں میں نرمی اور انگریزی کے براہ راست اثرات کے باعث دیکھنے میں آتی ہیں۔ مثلاً، پہلے اردو میں جملے کی ترتیب "فعل آخر (Verb at the end) " کی شکل میں ہوتی تھی، لیکن انگریزی کے اثر کے باعث اردو میں "فاعل-فعل-مفعول (Subject-Verb-Object) " کی ترتیب عام ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر، پہلے کہا جاتا تھا: "میں نے کتاب پڑھی"، اب اسے "میں نے پڑھی کتاب" یا "کتاب پڑھی میں نے" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، نئے گرامر کے اصول بھی اردو میں شامل ہو رہے ہیں، جیسے کہ کمپیوٹر اور سوشل میڈیا کی زبان

[8] حسین، اختر۔ اردو زبان میں صوتیاتی تبدیلیاں۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2019، ص 56

میں انگلش کے جملوں کی ساخت اپنانے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ تبدیلیاں اردو کی فطری لچک اور ترقی کی علامت ہیں[9]۔

اردو زبان میں معنوی تبدیلیاں وقت کے ساتھ ساتھ الفاظ کے معانی میں تبدیلی اور نئے الفاظ کی شمولیت کے ذریعے واقع ہو رہی ہیں۔ سوشل میڈیا، عالمی ثقافتی میل جول اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی بدولت اردو میں انگریزی اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے ساتھ نئے معانی کا رجحان تیزی سے پروان چڑھا ہے۔ مثال کے طور پر، "پوسٹ" کا مطلب پہلے ڈاک میں بھیجی جانے والی چیز تھا، لیکن اب اس کا مطلب سوشل میڈیا پر کچھ شائع کرنا بھی ہو گیا ہے۔ اسی طرح "وائرل" کا مطلب پہلے بیماری سے متعلق تھا، لیکن اب یہ سوشل میڈیا پر کسی چیز کی تیزی سے مقبولیت کے لیے استعمال ہوتا ہے[10]۔ اس کے علاوہ، بعض الفاظ کے معانی مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں، جیسے کہ "مولوی" کا مطلب پہلے ایک عالم دین تھا، لیکن اب اس کا استعمال بعض اوقات طنزیہ انداز میں بھی کیا جاتا ہے۔

اردو زبان میں لغوی تبدیلیاں نئی ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور بین الاقوامی رابطوں کی بدولت تیزی سے رونما ہو رہی ہیں۔ انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کے الفاظ کی آمیزش نے اردو کے لغوی ذخیرے کو بہت متاثر کیا ہے۔ روزمرہ گفتگو میں "فون"، "میسج"، "ای میل"، "سافٹ ویئر" جیسے الفاظ عام ہو چکے ہیں۔ اسی طرح انگریزی کے "اوکے"، "سوری"، "تھینک یو" جیسے الفاظ بھی اردو کے روزمرہ مکالمے کا حصہ بن چکے ہیں۔ دوسری طرف، بہت سے روایتی اردو الفاظ متروک ہو چکے ہیں، جیسے کہ "رقعہ"، "مکتوب" اور "نامہ" کی جگہ "میسج" اور "ای میل" نے لے لی ہے[11]۔ اردو لغت میں نئے الفاظ کی شمولیت اور پرانے الفاظ کے متروک ہونے کا عمل اردو کی ارتقائی فطرت کو ظاہر کرتا ہے، جو زبان کی بقا کے لیے ایک مثبت علامت ہے۔

لسانیاتی تبدیلیوں کے اسباب

اردو زبان پر گلوبلائزیشن اور بین الاقوامی روابط کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے نتیجے میں دنیا ایک گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کر چکی ہے، جس سے مختلف ثقافتوں اور زبانوں کا آپس میں میل جول بڑھ گیا ہے۔ جدید دور میں اردو زبان میں مغربی ثقافت کے اثرات نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کے الفاظ اردو کا

---

[9] احمد، پرویز۔ اردو گرامر میں تبدیلیاں۔ کراچی: اردو اکادمی، 2022، ص 72

[10] خان، سلیم۔ اردو میں معنوی تبدیلیاں۔ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2020، ص 81

[11] زیدی، نعیم۔ اردو لغت میں تبدیلیاں۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، 2021، ص 94

SCRR

حصہ بن چکے ہیں، جیسے "فون"، "کمپیوٹر"، "ای میل"، "چیٹ" وغیرہ۔ علاوہ ازیں، مغربی طرزِ زندگی، موسیقی، فلموں اور ڈراموں نے اردو کے لب و لہجے، اصطلاحات اور طرزِ بیان کو بھی متاثر کیا ہے۔ اردو میں "اوکے"، "نو پرابلم"، "سوری" جیسے الفاظ عام ہو چکے ہیں، جو براہ راست مغربی اثرات کا نتیجہ ہیں[12]۔ اسی طرح، بین الاقوامی میل جول نے اردو ادب میں بھی جدت پیدا کی ہے، جہاں عالمی موضوعات اور جدید رجحانات کو اردو شاعری اور نثر میں شامل کیا جا رہا ہے۔
اردو زبان کی تشکیل اور ارتقاء میں سیاسی اور تاریخی عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ نوآبادیاتی دور میں انگریز حکمرانوں نے اردو کے بجائے انگریزی کو سرکاری زبان کے طور پر اپنایا، جس سے اردو کی سرکاری حیثیت ختم ہو گئی۔ برطانوی دور میں فارسی اور اردو کو ہٹا کر انگریزی کو نافذ کیا گیا، جس نے اردو کے دائرہ کار کو محدود کر دیا۔ تاہم، آزادی کے بعد اردو کو پاکستان کی قومی زبان کا درجہ دیا گیا، جس سے اردو کو نئی زندگی ملی۔ بھارت میں بھی اردو کو کئی ریاستوں میں سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہوا، مگر وہاں ہندی کو زیادہ اہمیت دی گئی، جس کی وجہ سے اردو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا[13]۔ پاکستان میں اردو کے تحفظ اور فروغ کے لیے سرکاری سطح پر اقدامات کیے گئے، جیسے کہ اردو یونیورسٹی کا قیام اور قومی اردو کانفرنسوں کا انعقاد۔ سیاسی تبدیلیوں نے اردو کے لسانی ارتقاء اور نئے رجحانات کو جنم دیا ہے۔
جدید ٹیکنالوجی اور ذرائع ابلاغ نے اردو زبان کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ سوشل میڈیا، انٹرنیٹ اور موبائل ایپس نے اردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور واٹس ایپ پر اردو میں مواد کی فراوانی نے نئی نسل میں اردو کے استعمال کو بڑھایا ہے۔ اردو میں وی لاگنگ، بلاگنگ اور پوڈکاسٹ جیسے جدید ذرائع نے اردو کو ڈیجیٹل دنیا میں فعال بنا دیا ہے۔ رومن اردو کا استعمال بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے، جیسے کہ "Aap kahan hain?" جیسے جملے سوشل میڈیا پر عام ہیں۔ اس رجحان نے اردو رسم الخط کو چیلنج کیا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اردو کے دائرہ کار کو بڑھایا ہے۔ اردو ادب اور صحافت کے لیے بھی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اہم ہو چکے ہیں، جہاں روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں مضامین، خبریں اور ادبی تحریریں شائع ہو رہی ہیں، جو اردو کے فروغ میں ایک مثبت علامت ہے[14]۔ اردو زبان کے ارتقاء میں تعلیمی اور علمی عوامل بھی نہایت اہم ہیں۔ آزادی کے بعد اردو کو پاکستان کی قومی زبان کا درجہ ملنے کے باوجود، تعلیمی نظام میں اردو کو وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا، جو اسے ملنا چاہیے تھا۔ پاکستان میں زیادہ تر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم کے طور پر اپنایا گیا ہے، جس سے اردو کے علمی استعمال میں کمی آئی ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں اردو نصاب میں اصلاحات کی گئی ہیں اور اردو

[12] احمد، پرویز۔ اردو ادب پر ثقافتی اثرات۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2020، ص 45

[13] خان، سلیم۔ اردو کا سیاسی پس منظر۔ کراچی: اردو اکادمی، 2019، ص 78

[14] زیدی، نعیم۔ اردو میں جدید ذرائع ابلاغ کا کردار۔ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2021، ص 89

SCRR

کو ایک مضبوط تعلیمی زبان کے طور پر پروان چڑھانے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مختلف یونیورسٹیوں میں اردو تحقیق کو فروغ دیا جا رہا ہے، اور اردو میں علمی اصطلاحات کی تخلیق کے لیے کام ہو رہا ہے۔ اردو نصاب میں جدید علوم اور ٹیکنالوجی کی اصطلاحات کو شامل کیا جا رہا ہے، جس سے اردو کو سائنسی اور فنی زبان کے طور پر ترقی دینے کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

اردو زبان پر لسانیاتی تبدیلیوں کے اثرات

(الف) مثبت اثرات

لسانیاتی تبدیلیوں نے اردو زبان کی وسعت اور قبولیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ جدید دور میں مختلف زبانوں سے الفاظ اور اصطلاحات کو قبول کرنے سے اردو زبان کے دائرۂ کار میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ انگریزی، عربی، فارسی، ترکی اور دیگر زبانوں کے الفاظ کو اردو زبان میں شامل کرنے سے اردو کی لغت میں اضافہ ہوا ہے اور نئی نسل نے اسے آسانی سے اپنا لیا ہے۔ مثال کے طور پر "کمپیوٹر"، "ای میل"، "سافٹ ویئر"، "پروگرام" جیسے الفاظ اردو میں عام ہو چکے ہیں۔ اس سے اردو زبان میں جدت آئی ہے اور اسے جدید دنیا کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مدد ملی ہے۔ علاوہ ازیں، اردو زبان میں نئے الفاظ اور اصطلاحات کی شمولیت نے علمی اور فنی میدان میں بھی اردو کو ترقی دی ہے[15]۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اردو کے استعمال نے اردو کو بین الاقوامی سطح پر مقبول بنایا ہے۔ ان تبدیلیوں نے اردو زبان کی بین الاقوامی قبولیت میں اضافہ کیا ہے اور اسے دنیا کی بڑی زبانوں کے ساتھ کھڑا کیا ہے۔

اردو زبان میں نئے الفاظ اور اصطلاحات کی شمولیت نے اظہارِ بیان کو آسان اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق بنا دیا ہے۔ سائنسی، فنی اور تکنیکی علوم میں نئی اصطلاحات کو اردو میں شامل کر کے اردو کو علمی زبان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً "ای میل"، "ڈاؤن لوڈ"، "اپ لوڈ"، "نیٹ ورکنگ" جیسے الفاظ اردو میں عام ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، موبائل ایپس اور سافٹ ویئرز میں اردو کی شمولیت نے زبان کو ڈیجیٹل دنیا کے قریب کر دیا ہے۔ ان اصطلاحات کی وجہ سے اردو بولنے اور لکھنے والے افراد کو دنیا کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں آسانی ہوئی ہے[16]۔ اردو کے فروغ میں یہ مثبت تبدیلیاں اردو کو جدید دنیا کے ساتھ جوڑ رہی ہیں اور نئی نسل میں اردو کے استعمال کو فروغ دے رہی ہیں۔

---

[15] احمد، زبیر۔ اردو زبان کا ارتقاء۔ لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2021، ص 75

[16] خان، طاہر۔ اردو زبان میں نئی اصطلاحات کا اضافہ۔ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2020، ص 62

(ب) منفی اثرات

لسانیاتی تبدیلیوں نے جہاں اردو زبان کو وسعت دی ہے، وہیں اس کے خالص پن میں کمی بھی واقع ہوئی ہے۔ مختلف زبانوں کے الفاظ اور اصطلاحات کے بے جا استعمال نے اردو زبان کی اصل ساخت اور خوبصورتی کو متاثر کیا ہے۔ انگریزی زبان کے بڑھتے ہوئے اثرات نے اردو کے لہجے، جملوں کی ساخت اور روزمرہ کے مکالمے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ جدید نسل میں رومن اردو کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو رسم الخط کے تحفظ کے لیے چیلنجز کھڑے کر دیے ہیں۔ "Aap kese hain?" جیسے جملے اردو کی اصل صورت کو متاثر کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، اردو مکالمے میں انگریزی الفاظ کی آمیزش نے اردو گرامر کے اصولوں میں بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ اس سے اردو زبان میں سادگی اور روانی کم ہو رہی ہے، جو اردو کی اصل شناخت کے لیے نقصان دہ ہے۔

لسانیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے اردو گرامر اور لہجے میں بھی بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ جدید نسل اردو کے بجائے انگریزی یا رومن اردو میں بات چیت کو ترجیح دیتی ہے، جس کی وجہ سے اردو کے روایتی جملے، محاورے اور روزمرہ کے الفاظ معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ اردو زبان میں "بریک"، "میٹنگ"، "کانٹریکٹ" جیسے انگریزی الفاظ کا بے جا استعمال اردو کی اصل ساخت کو متاثر کر رہا ہے۔ اسی طرح، اردو لہجے میں بھی انگریزی کے تلفظ کا اثر نظر آنے لگا ہے، جو اردو زبان کی روانی اور فطری پن کو کمزور کر رہا ہے۔ اگر ان مسائل کا حل نہ نکالا گیا تو اردو زبان اپنی اصل شناخت اور خالص پن سے محروم ہو سکتی ہے[17]۔

اردو زبان میں لسانیاتی تبدیلیوں کے مسائل اور چیلنجز

اردو کے رسم الخط کو آج کے دور میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو رسم الخط کو شدید خطرے میں ڈال دیا ہے۔ موبائل فون، سوشل میڈیا اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز پر اردو کو رومن میں لکھنے کا رجحان عام ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے نئی نسل میں اردو رسم الخط کی پہچان کمزور ہو رہی ہے۔ نوجوان طبقہ اردو کے اصل حروفِ تہجی کے بجائے انگریزی الفاظ اور کی بورڈ کے استعمال کو زیادہ آسان سمجھتا ہے۔ اس رجحان کی وجہ سے اردو رسم الخط کی خوبصورتی اور پیچیدگی رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہے۔ اگر یہی صورتِ حال جاری رہی تو اردو رسم الخط اپنی اصل شناخت کھو سکتا ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے سمجھنا اور لکھنا مشکل ہو جائے گا۔ رسم الخط کا تحفظ اردو زبان کی بقا کے لیے ضروری ہے تاکہ اس کی تاریخی اور تہذیبی جڑیں برقرار رہ سکیں۔

---

[17] فاروقی، شاہد۔ اردو گرامر میں تبدیلیاں۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، 2022، ص 110

نئی نسل میں اردو زبان کے استعمال میں کمی ایک سنگین مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ گلوبلائزیشن اور مغربی ثقافت کے اثرات کی وجہ سے نوجوان طبقہ انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کو زیادہ اہمیت دے رہا ہے۔ تعلیمی اداروں میں اردو کے بجائے انگریزی کو ترجیح دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے نئی نسل میں اردو کے لیے رغبت اور دلچسپی میں کمی آ رہی ہے۔ گھروں اور معاشرتی سطح پر والدین بھی بچوں کو انگریزی سکھانے پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں، جس کے نتیجے میں اردو بول چال، لکھنے اور پڑھنے کے رجحان میں نمایاں کمی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ سوشل میڈیا، انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی اردو کے بجائے انگریزی الفاظ کا استعمال زیادہ عام ہو رہا ہے۔ اگر اس مسئلے کا حل نہ نکالا گیا تو اردو زبان آنے والی نسلوں کے لیے ایک غیر مانوس زبان بن سکتی ہے، جس سے اردو ادب اور ثقافت کا تحفظ بھی مشکل ہو جائے گا۔ رومن اردو کا بڑھتا ہوا رجحان اردو زبان کے تلفظ اور اصل ساخت کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔ موبائل فونز، سوشل میڈیا اور میسجنگ ایپس پر اردو کو رومن حروف میں لکھنے کا رجحان عام ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے اردو کے اصل تلفظ اور ادائیگی میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ "tum kahan ho?" ، "kya haal hai?" جیسے جملے اردو کی اصل شکل کو متاثر کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نئی نسل اردو کے درست تلفظ اور جملے کی ساخت سے ناواقف ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ، انگریزی کے الفاظ کو اردو میں شامل کرنے سے جملے کی ساخت بھی متاثر ہو رہی ہے، جس سے اردو زبان کی فصاحت اور بلاغت کمزور ہو رہی ہے۔ اگر اردو کے تلفظ اور رسم الخط کو محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ اقدامات نہ کیے گئے تو آنے والے وقت میں اردو زبان اپنی اصل پہچان اور سلاست سے محروم ہو سکتی ہے۔ اردو کے درست تلفظ اور اصل شکل کو برقرار رکھنے کے لیے تعلیمی اور ثقافتی سطح پر اقدامات کرنا ضروری ہے تاکہ اردو اپنی تاریخی شناخت کو محفوظ رکھ سکے۔

مسائل کے حل کے لیے تجاویز اور سفارشات

(الف) اردو کے خالص پن کو برقرار رکھنے کے اقدامات

اردو کے خالص پن کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اردو زبان کی اصل ساخت اور تلفظ کو فروغ دیا جائے۔ اس کے لیے تعلیمی اداروں، ادبی تنظیموں اور حکومتی سطح پر سنجیدہ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اردو زبان میں غیر ملکی الفاظ اور انگریزی کے بے جا استعمال کو کم کرنے کے لیے اردو کے معیاری لغات کو فروغ دینا ہو گا تاکہ نئی نسل کو صحیح اور خالص اردو سیکھنے کے مواقع میسر آئیں۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پر بھی اردو زبان کے درست تلفظ اور معیاری الفاظ کے استعمال کو فروغ دینا ہو گا۔ سرکاری اور نجی اداروں میں اردو زبان کے استعمال کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی مرتب کی جائے تاکہ اردو

کا خالص پن بر قرار رکھا جاسکے۔ اس کے علاوہ اردو رسم الخط کے تحفظ کے لیے "اردو کی بورڈ" اور "اردو فونٹس" کو عام کیا جائے تاکہ لوگ اردو کو اس کے اصل حروف میں لکھنے کی طرف راغب ہوں۔

(ب) اردو کی تدریس اور نصاب میں بہتری

اردو کی تدریس اور نصاب میں بہتری لانے کے لیے ضروری ہے کہ نصاب کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا جائے۔ اردو کی تدریس کو دلچسپ اور تخلیقی بنانے کے لیے جدید تدریسی طریقے اپنانے ہوں گے تاکہ طلبہ میں اردو سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ اردو کے نصاب میں ایسی تخلیقی سرگرمیوں کو شامل کیا جائے جو طلبہ کو اردو بولنے، لکھنے اور سمجھنے کی طرف مائل کریں۔ اردو ادب کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اردو کے مشاعرے، مباحثے اور ادبی مقابلے منعقد کیے جائیں۔ اس کے علاوہ، نصاب میں اردو کے قدیم اور جدید ادب کو متوازن طریقے سے شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو اردو زبان کی ہمہ جہتی اور وسعت کا شعور ہو۔

(ج) جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو کے فروغ کے لیے اقدامات

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ اردو کے لیے خصوصی موبائل ایپس اور سافٹ ویئر تیار کیے جائیں۔ اردو کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی چیٹ بوٹس اور لینگویج ماڈلز کو فروغ دیا جائے تاکہ لوگ اردو میں لکھنے اور بولنے میں آسانی محسوس کریں۔ اردو زبان میں خودکار ترجمے، گرامر کی درستی اور تلفظ کی اصلاح کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جائے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ویب سائٹس اور ڈیجیٹل لائبریریوں پر اردو زبان میں معیاری مواد کو فروغ دیا جائے تاکہ اردو زبان کو عالمی سطح پر مقبولیت حاصل ہو۔ یوٹیوب اور پوڈکاسٹ جیسے پلیٹ فارمز پر اردو زبان میں معیاری مواد کی تخلیق کی جائے تاکہ نئی نسل کو اردو ادب اور زبان سے جوڑا جاسکے۔

(د) اردو کے لیے بین الاقوامی سطح پر سرکاری اور نجی سرپرستی

اردو کے فروغ کے لیے بین الاقوامی سطح پر سرکاری اور نجی سرپرستی کی ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اردو کو اقوامِ متحدہ، یونیسکو اور دیگر عالمی اداروں میں ایک سرکاری زبان کے طور پر متعارف کروانے کے لیے اقدامات کرے۔ عالمی سطح پر اردو ادب کی نمائندگی کے لیے ادبی کانفرنسوں، سیمینارز اور ثقافتی پروگراموں میں اردو زبان کو شامل کیا جائے۔ بین الاقوامی سطح پر اردو کے ادیبوں اور شاعروں کے کام کو تسلیم کرانے کے لیے حکومتی اور نجی سطح پر معاونت فراہم کی جائے۔ اردو زبان کی ڈیجیٹل لائبریریوں، ای بکس اور آن لائن اردو مواد کو عالمی سطح پر فروغ دینے کے لیے گوگل،

SCRR

ایمیزون اور دیگر پلیٹ فارمز کے ساتھ اشتراک کیا جائے تاکہ اردو زبان کو بین الاقوامی سطح پر شناخت حاصل ہو اور اس کی اہمیت میں اضافہ ہو۔

نتیجہ

اردو زبان میں لسانیاتی تبدیلیاں ایک فطری اور ناگزیر عمل ہیں، جو سماجی، ثقافتی، سیاسی اور تکنیکی عوامل کی بدولت وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ برصغیر کی مختلف تہذیبوں اور زبانوں کے امتزاج نے اردو کو ایک منفرد شناخت عطا کی ہے، جو وقت کے ساتھ مزید وسعت اختیار کر رہی ہے۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی، گلوبلائزیشن اور بین الاقوامی روابط نے اردو زبان کو ایک نئی جہت دی ہے۔ سوشل میڈیا، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور موبائل ایپس نے اردو کو ایک وسیع تر دائرے میں پہنچا دیا ہے، جہاں لوگ دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر اردو میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ اردو کے خالص پن کو برقرار رکھنا اور نئی نسل میں اردو کے فروغ کے لیے اقدامات کرنا بھی ضروری ہے تاکہ زبان کی اصل شناخت باقی رہے۔ لسانیاتی تبدیلیوں کے مثبت اثرات میں اردو زبان کی وسعت، نئے الفاظ اور اصطلاحات کی شمولیت، اور اردو کی بین الاقوامی سطح پر مقبولیت شامل ہیں۔ ان تبدیلیوں نے اردو کو ایک زندہ اور متحرک زبان بنایا ہے، جو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دوسری جانب، منفی اثرات میں اردو کے خالص پن میں کمی، گرامر اور تلفظ میں بگاڑ، اور رومن اردو کے بڑھتے ہوئے رجحان جیسے چیلنجز شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے تعلیمی نصاب میں اردو کی بہتری، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو کے فروغ، اور سرکاری و نجی سطح پر اردو کی سرپرستی کی ضرورت ہے تاکہ اردو زبان اپنی اصل شناخت اور خالص پن کو برقرار رکھ سکے۔

اردو زبان کے تحفظ اور فروغ کے لیے حکومت، تعلیمی اداروں، ادبی تنظیموں اور میڈیا کو مشترکہ طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی نصاب میں اردو کے فروغ کے لیے جدید اور تخلیقی طریقوں کو اپنانا ہوگا تاکہ نئی نسل اردو زبان سے جڑے رہیں۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کے لیے خصوصی ایپس، کی بورڈ اور ترجمے کے سافٹ ویئر تیار کیے جائیں تاکہ اردو لکھنے اور بولنے میں سہولت پیدا ہو۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اردو کے درست استعمال اور معیاری مواد کی تشہیر کی جائے تاکہ اردو زبان کی اصل شناخت باقی رہے۔ اردو زبان میں ہونے والی لسانیاتی تبدیلیاں زبان کے ارتقاء کا حصہ ہیں۔ اگر ان تبدیلیوں کو مثبت انداز میں اپنایا جائے اور زبان کے خالص پن کو برقرار رکھنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جائیں تو اردو زبان نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی پہچان برقرار رکھ سکے گی۔ اردو زبان کو عالمی سطح پر

SCRR

فروغ دینے کے لیے سرکاری اور نجی اداروں کو مل کر کام کرنا ہوگا تاکہ اردو زبان ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد پر کھڑی ہو سکے۔

SCRR